خالص
الفتیں
www.novelsclubb.com
always.
ناولز کلب
از قلم عائشہ سُلیمان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خالص الفتین

از قلم

عائشہ سلیمان

www.novelsclubb.com

السلام علیکم میں ایک نئی مصنفہ ہوں اور یہ میری پہلی تحریر ہے اگر کچھ غلطی ہو جائے تو اسے آپ لوگ اگنور کر دیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کو میری یہ لکھی ہوئی تحریر بہت پسند اٸے گی میں نے بہت زیادہ سوچ سمجھ کے اس کو لکھا ہے پھر بھی کوئی غلطی ہو کوئی کوتاہی ہو تو اس کو اگنور کریں۔ شکریہ!

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

Chapter no 2

ریحام اس وقت تھکی ہاری آفس سے گھر آرہی تھی۔ یہ ایک جدید طرز کا خوبصورت سفید رنگ کا محل تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ساتھ ہی سیدھا جاتے ساتھ ڈھیروں گاڑیاں موجود ہیں گیٹ کے رائٹ سائیڈ پر خوبصورت سالان تھا اور لان کے وسط میں خوبصورت لکڑی کا دروازہ تھا جسے کھول کر اس محل میں داخل ہوا جاتا تھا۔ ہر چیز رہنے والوں کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ گھر کے اندر لکڑی کے دروازے سے داخل ہو تو رائٹ پر خوبصورت اور وسیع لاؤنج تھا اور اس کے دائیں جانب قطار کے ساتھ خوبصورت کھلے اور ہوادار کمرے تھے لاؤنج کی بائیں جانب خوبصورت گلاس وال تھی اور اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں تھیں۔ لاؤنج کے ساتھ ہی خوبصورت کھلا ہوادار اور خوشبو سے نہایا ہوا کچن تھا جس میں مزیدار پکوان پک رہے تھے۔ گھر آتے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹائی ڈھیلی کی، کوٹ اتارا، پیروں میں موجود کالی لمبی ہیل اتاری ۔۔ گہرے بھورے بالوں کو کیچر میں قید کیا وہ اس وقت ایک پراپر آفس لک میں تھی۔ اسے ٹائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگانا بے حد پسند تھی اور اس پر جچتی بھی بہت تھی۔ حالانکہ یہ زیادہ تر لڑکوں کے شوق ہوتے ہیں مگر اس میں زیادہ تر عادتیں لڑکوں والی ہی تھیں۔

ریحام یہ کیا جگہ جگہ چیزیں پھیلا رہی ہیں۔۔ رقیہ بیگم نے اس کی بکھری ہوئی چیزوں کو دیکھ کر اسے لتاڑا

امی۔۔۔ میں بہت تھک گئی ہوں اس وقت تو میرا ملنے کو بھی دل نہیں چاہ رہا۔ اس نے ان کی ڈانٹ کے جواب میں کہا۔

ریحام اب تم بچی نہیں رہی بڑی ہو جاؤ سمجھدار ہو گئی ہو اب تمہاری شادی ہونے والی ہے اب تو عقل کر لو۔۔ انہوں نے اس کی ایک نہ سنتے ہوئے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی۔۔کاش کبھی انہوں نے اس کی انکھوں کی حسرت اور مہر ومیوں کا خیال کیا ہوتا ہے کبھی تو اسے اپنے سینے سے لگایا ہوتا کبھی اس سے پیار سے اس کی تھکاوٹ کا پوچھا ہوتا۔۔۔ مگر کچھ محرومیاں ہی رہتی ہیں۔

وہ ان کی بات کے جواب میں کچھ بھی کہے بغیر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔

ہاشم خان کی دو بیویاں تھیں۔ایک والدین کی پسند کی اور ایک ان کی اپنی من چاہی تھیں۔اور ان دونوں میں سے ایک ایک اولاد تھی عالیہ بیگم جو کہ من چاہی تھیں ان سے دانیال ہاشم خان جبکہ نادیہ بیگم سے جمیلہ ہاشم خان تھیں۔ہاشم خان کی پوری کوشش ہوتی کہ وہ نادیہ بیگم اور عالیہ بیگم کو ایک جیسے حقوق دے سکیں۔مگر عالیہ بیگم ان کی محبوب بیوی تھیں۔ان کی ذرا سی تکلیف پر وہ تڑپ اٹھتے تھے اور یہ چیز نادیہ بیگم کو اندر ہی اندر حسد کی آگ میں جلا رہا تھا۔زندگی ایسے ہی گزر رہی تھی کہ اچانک نادیہ بیگم اس دنیا سے چلی گئیں۔اس وقت جمیلہ ہاشم خان صرف سات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سال کی تھیں۔ مگر جب تک وہ زندہ رہیں جمیلہ ہاشم خان کے دل میں ان کے رشتوں کے لیے بغض بھرتی رہیں۔ وہ خود تو چلی گئیں مگر اپنے اندر کا زہر جمیلہ ہاشم خان کے اندر بھر گئیں۔ ہاشم خان کی لاکھ کوششوں کے بعد بھی وہ ان سے اور عالیہ بیگم سے قریب نہیں ہوئیں۔ مگر وہ بچی تھیں انہیں کوئی نہ کوئی تو چاہیے تھا اس لیے وہ دانیال خان کے کافی قریب ہو گئی تھیں۔ دانیال خان اور ان میں صرف دو سال کا فرق تھا دانیال ہاشم خان نو سال جبکہ جمیلہ ہاشم خان سات سال تھیں۔۔ دانیال خان نے ہمیشہ ان کی ہر خواہش خان کی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی ہاشم خان اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے گئے۔ دانیال خان نے ہمیشہ ان کی ہر خواہش پر آمین کہا مگر بچوں کی ہر خواہشیں پوری کرتے رہو تو وہ بگڑ جاتے ہیں اور لڑکیوں کا بگڑ جانا تو لڑکوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔ آج بھی وہ دانیال خان کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی اکیلی زندگی گزاری تھیں۔ مگر یہ صرف دنیا جانتی تھی کہ وہ اکیلی زندگی گزار رہے ہیں۔۔۔ جمیلہ ہاشم خان کے پاس انہوں نے دینے کے لیے بہت سارے دلائل تھے جو کہ دانیال خان کو غلط بھی نہ لگتے تھے۔ کبھی کبھی دانیال خان کو اپنی غلطیوں کا احساس بہت شدت سے ہوتا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھی وہ کمرے میں آئی ہی تھی کہ اس کا فون بجا۔۔

اس نے فون پر نمبر دیکھا اور کان سے لگایا۔۔

السلام علیکم۔۔حذیفہ نے نارمل انداز میں سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔۔کیسے ہو خیریت ہے اس وقت کال۔۔۔جوابا ریحام نے سنجید کی سے پوچھا

میں جب بھی تمہیں فون کرتا ہوں تم ایک ہی چیز پوچھتی ہوں خیریت ہے کیا میں تمہیں ویسے ہی فون نہیں کر سکتا۔۔۔اس نے اپنائیت سے شکوہ کیا۔

نہیں بس اس لیے پوچھ رہی تھی کہ تم اس وقت کال نہیں کرتے نا۔۔اس نے جواباً سنجید گی سے تفصیلی اگاہ کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا خیر۔۔۔ماما کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھیں ایک انویٹیشن آیا ہوا ہے شادی کے لیے قریبی رشتہ دار ہیں ہمارے اس لیے تمہیں بھی انوائٹ کیا ہے تو ماما چاہ رہی تھیں کہ تم بھی یہ فنکشن اٹینڈ کرو۔۔۔اس نے کال کرنے کی وجہ بیان کی۔

کب ہے فنکشن ؟اس نے جواباً سنجیدگی سے سوال کیا۔

آج بدھ ہے ہفتے کو ہے فنکشن۔۔حذیفہ نے اسے اگاہ کیا

ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔اس نے سنجیدگی سے کہا

اچھا ٹھیک ہے اور بتاؤ اس وقت کیا کر رہی تھی؟آج وہ جیسے اس سے تفصیلی بات کرنے کے موڈ میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ نہیں ابھی آفس سے آئی ہوں تھکی ہوئی ہوں۔۔اس نے تھکاوٹ سے بھرپور لہجے میں جواب دیا

چلو پھر تم آرام کرو۔۔میں پھر بات کروں گا۔۔اس نے اس کی تھکاوٹ کا خیال کرتے ہوئے کہا

اللہ حافظ

خداحافظ۔۔ریحام نے جواباً کہا

---

www.novelsclubb.com

یہ ایک بھیانک حقیقت تھی جس سے وہ اب تک نظریں چراتے آئے تھے بیس سال سے جس راز کو وہ چھپاتے آئے تھے وہ ایک دم سے سامنے آجائے گا تو اس کے اثرات کتنے بھیانک ہو سکتے ہیں یہ ان کو اچھے سے معلوم تھا اگر یہی اگر صرف بات خفیہ دوسری شادی کی ہوتی تو اتنا مسئلہ نہ تھا مگر اب یہ ایک ایسی حقیقت بن چکی تھی جس سے نہ تو وہ نظریں چرا سکتے تھے اور نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا سامنا کر سکتے تھے جب انہیں معلوم ہوا تھا کہ ریحام ان کی دوسری بیوی کے بھتیجے کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے تو یہ ان کے لیے سخت مشکل تھا یہ انہیں ایک بہت بڑی مشکل کی طرف دھکیل رہا تھا جب انہیں اس سب کا ادراک ہوا تو شہریار مرزا اور جمیلہ ہاشم خان نے بھرپور کوشش کی کہ یہ رشتہ کسی طریقے سے رک جائے مگر جمیلہ ہاشم خان جتنی بھی کوشش کر لیتیں مگر جب ان کی پوری فیملی یعنی حذیفہ کے ماں باپ اور بہن بھائی اس چیز کے لیے راضی تھے تو وہ ان کو کیسے روک سکتی تھیں وہ ویسے بھی تنگ نظر نہیں تھے کہ پسند کی شادی کو اتنا برا قرار دیتے تو جب یہ سارا معاملہ صرف شہریار مرزا پر آگیا تو وہ سخت پریشان تھے کیونکہ شہریار مرزا کے لیے اس سارے معاملے کو ہینڈل کرنا ایک مشکل مرحلہ تھا کیونکہ اگر تو یہ ان کی کوئی دوسری اولاد ہوتی تو یہ فوراً سے مسئلہ حل ہو سکتا تھا مگر اب بات بھی ریحام مرزا پہ تھی ان کی وہ اولاد جو انہی کی طرح ضدی اور ہٹ دھرم تھی انہی کی طرح مغرور اور سخت دل اور اپنی ہر بات منوانے والی اس نے آٹھ سال سے اپنے باپ سے ایک روپیہ نہ لیا تھا خود کما کر خود کھاتی تھی نہ وہ ان کی محتاج تھی اور نہ ہی کوئی اور وجہ وہ کسی کو بھی اپنی زندگی میں اتنی اہمیت نہیں دیتی تھی کہ وہ اس کو انکار کر سکے یا اس کے یا کسی کے انکار سے اس کو کوئی فرق پڑتا ہو اسے وہ اپنی مرضی کی مالک تھی۔ یہ شہریار مرزا کے لیے ایک کٹھن مشکل تھی جنہیں انہیں حل کرنا تھا مگر جب

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معاملہ ہاتھوں سے نکلتا ہوا نظر آیا اور کسی طریقے سے بھی وہ ریحام کو ہینڈل نہیں کر سکے تو مجبوراً انہیں حذیفہ اور ریحام کا نکاح کرنا پڑا کیونکہ اگر یہ ان کی کوئی اور اولاد ہوتی تو اسے غصہ دکھا کے آنکھیں دکھا کر معاملہ حل کر لیتے مگر یہ ریحام مرزا تھی اور ان کی باقی اولاد تو ویسے ہی ان سے خوف کھاتی تھی مگر ریحام آج تک اس نے نہ کبھی خوف کھایا تھا وہ انہی کی طرح تھی ضدی ہٹ دھرم غصے کی تیز اور جو منہ میں آیا بول دیا اسی لیے تو شہریار مرزا اسے خود سے دور رکھتے تھے ان دونوں کے درمیان ایک اجنبیت آ گئی تھی شہریار مرزا اسے اپنے مقابل نہیں دیکھ سکتے تھے انہیں کہاں گوارا تھا کہ ان کی اولاد ان کے سامنے کھڑی ہو جائے اور وہ تھی بھی ایک کھرے مزاج کی لڑکی تھی مگر وہ جو بھی کہہ لیتے وہ ان کی اولاد تھی اس سے انسیت تو فطری تھی مگر اگر یہ کہا جائے کہ وہ اس کی ہر بات میں کیڑے اور اس کی اس کی ہر بات کی مخالفت کرتے تو غلط نہ تھا وہ باقی دونوں اولادوں سے زیادہ اس پر سختی کرتے تھے مگر وہ بھی انہی کی بیٹی تھی نہ سننے والی وہ اسے نافرمان کہا کرتے تھے مگر اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

کبھی کبھی ماں باپ اپنی اولاد کو صرف اس لیے اگنور کرتے ہیں کہ وہ ضدی ہیں جبکہ ضدی بچے زیادہ وقت مانگتے ہیں انہی کو تو سمجھنے میں دیر لگتی ہے کہ آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ وہ اس طرح کا برتاؤ کر رہے ہیں ان بچوں کو ماں باپ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر ماں باپ اس چیز کو سمجھتے ہی نہیں اور انہیں خود سے الگ کرنا شروع کر دیتے ہیں تب ہی تو بچے باغی ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔

اس وقت حذیفہ آفس جانے کی تیاری کر رہا تھا کالے بال ماتھے پر پڑے تھے بوری انکھوں کی چمک ہی نرالی تھی وہ اس وقت کالے رنگ کے تھری پیس میں موجود تھا شرٹ کا اوپر والا بٹن ہمیشہ کی طرح کھلا تھا کوٹ بازو میں ڈال کر لیپ ٹاپ بیگ اٹھا کر وہ کمرے سے نکلا۔۔

وہ اب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھا اس نے کوٹ دوسری کرسی کی پشت پر ڈال دیا اور خود سربراہی کرسی پر بیٹھ گیا ایک درمیانی عمر کی عورت نے اس کے آگے ناشتہ رکھا۔۔

ہاجرہ اماں کا فون آیا تھا؟ وہ خیریت سے اسلام آباد پہنچ گئیں ؟اس نے اسی ملازمہ سے سوال کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی صاحب۔۔۔گھر کے نمبر پر اطلاع کر دی تھی امل بی بی نے۔۔۔اس نے جواباً کہا

اور مالی آگیا؟ یہ ایک ایسا سوال تھا جو پچھلے دو دنوں سے کر رہا تھا۔

نہیں صاحب وہ آج بھی نہیں آیا۔۔۔ملازمہ نے حذیفہ کے سوال کے جواب میں کہا۔

اب آئے تو اسے کہنا کہ ہمیشہ کے لیے ہی چھٹی کر لے۔۔۔۔اس نے جواباً سخت لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

سب ہی اس کے پودوں کے متعلق محبت کے بارے میں جانتے تھے اس کے اسلام آباد اور لاہور دونوں گھروں کے لان میں بے تحاشہ اور مختلف قسم کے پھول اور سبزیاں تھیں۔ جن کی جب وہ فارغ ہوتا وہ خود ہی دیکھ بھال کرتا مگر بزنس کی مصروفیات اس قدر تھی کہ صرف چھٹی والے دن ہی وہ اپنے اس مشغلے کو وقت دے سکتا تھا باقی دنوں میں مالی کو ہی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے اور آج کل وہ مالی کام چوری زیادہ کرنے لگا تھا۔

ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔۔اس نے جواباً سنجیدگی سے کہا

اس نے اسے بھیجتے ساتھ ہی فون اٹھایا اور اور کال ملانے لگا۔۔

جیسے ہی کال اٹھائی گئی ایک چہکتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں ابھری۔۔۔۔

السلام علیکم بھائی۔۔کیسے ہیں آپ تو جاکر مجھے بھول ہی جاتے ہیں میں آپ کو کہا تھا کہ میں نے اس بار شاپنگ کرنی ہے مگر آپ پھر ٹائم سے نہیں آئے آپ دادو کو بھیج دیا اکیلے آپ خود نہیں آئے۔۔۔وہ بنا رکے بولے جارہی تھی

بیٹا آرام سے۔۔میں نے اسی لیے فون کیا تھا کہ میں جانتا تھا میرا بیٹا ناراض ہوگا۔۔۔اس نے اسے پچکارا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چونکہ وہ دونوں بھائیوں سے چھوٹی اور اکلوتی تھی اس لیے لاڈلی بھی بہت تھی۔۔ مگر زایان کے ساتھ اس کی بہت لگتی تھی جبکہ حذیفہ سے اس کی عمر میں فرق تھا وہ اس سے تقریبا آٹھ سال بڑا تھا اس لیے اس سے بچوں کی طرح ہی پیش آتا تھا۔۔ حذیفہ ہاشم خان انیتس سال زایان ہاشم خان پچیس سال جبکہ امل ہاشم خان اکیس سال کی تھی۔

اچھا چلیں پھر منائیں۔۔۔ اس نے جیسے نخرے دکھائے

اس کے انداز پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

بیٹا مان جاؤ بس ہفتے کو میں آجاؤں گا پھر تمہیں شاپنگ بھی کروادوں گا اور میرے ساتھ تمہاری بھابھی بھی آئے گی تو تم اس سے اپنی دوستوں سے بھی ملوا لینا۔۔ وہ اس کو منانے کی بھرپور کوشش کرنے لگا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا چلیں ٹھیک ہے آپ نے مجھے میری بھابھی کے آنے کی خوشخبری سنائی ہے اس لیے میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔اس نے جیسے حذیفہ کے سر پر احسان کیا۔

چلو ٹھیک ہے ماما کو میرا سلام دینا میں اس وقت آفس کے لیے نکلنے لگا ہوں شام کو آکر ماما سے بات کروں گا۔

او کے اللہ حافظ لو یو۔۔۔

اللہ حافظ لو یو ٹو میرا بیٹا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

یار حمزہ یہ تم نے مجھے کہاں پھنسا دیا ہے وہ زایان تو میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑتا کب تمہارے ڈیڈی آئیں گے اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔۔۔ثنا نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لڑکے سے کہا

چھوڑو یار تم بس جتنا ہو سکے اس کو گھیرتی جاؤ بہت مالدار پارٹی ہے آگے جا کے ہمارے بہت کام آئے گا۔۔۔اس کے سامنے بیٹھے حمزہ نامی لڑکے نے کہا

ہاتھ۔۔۔تم نہیں جانتے کہ وہ لڑکا دو سال سے میرے ساتھ ہے مگر مجال ہے جو کبھی بھی ہمارے مطلب کا کام کر جائے اسے اکیلے میں بلاؤ تو ایسے بیہیو کرتا ہے جیسے وہ کوئی لڑکی ہو اس طرح تو آج کل لڑکیاں بھی نہیں کرتیں۔۔۔عجیب قسم کا انسان ہے مجھ سے تو یہ ہینڈل نہیں ہو رہا۔۔۔اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

ثنا اور زایان بے شک دو سال سے ساتھ تھے مگر وہ ہمیشہ اس کے اکیلے بلانے پر ٹال دیا کرتا تھا ایک دفعہ اس نے ضد کی تو اس نے اسے بری طرح جھڑک دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب دو غیر محرم ایک ساتھ ہوں تو ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے اور ان کے درمیان کوئی نہ کوئی شیطانی فعل ضرور ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

اور جہاں تک بات رہی کہ ان کے تعلق کی تو ثنا نے زایان کو پروپوز کیا تھا اور زایان کو وہ اچھی لگی اور اسے کوئی برائی بھی نظر نہیں آئی تو اس نے اس کا دل توڑنا مناسب نہیں سمجھا اور وہ زیادہ دیر تک اسی کو اپنے بارے میں باتیں بنانے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا اسی لیے جلد از جلد رشتے کی بات چلانا چاہتا تھا مگر جب بھی یہ بات آتی ثنا ٹال جایا کرتی تھی۔

بس تھوڑی اور کوشش کر لو پھر ہمارا مطلب پورا ہو جائے آگے ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں پھر تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔۔۔اس نے اسے مطمئن کرنا چاہا

میں بھی تو بس اسی لیے رکی ہوں ورنہ میرا اس کے ساتھ گزارا بڑا مشکل ہے۔۔۔ثنا نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا

وہ دونوں اس وقت یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر موجود تھے۔۔حمزہ ایک بگڑا ہوا لڑکا تھا جب کہ ثنا بس زایان کے سامنے اچھے بننے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اسی لیے انہیں یونیورسٹی میں محتاط رہنا پڑتا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو ٹھیک ہے پھر میں نکلتا ہوں۔۔۔۔حمزہ نے کہا

اوکے پھر ملتے ہیں۔۔ثنا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس وقت دوپہر کا ایک بج رہا تھا اسے لنچ بھی کرنا تھا اور ایک فائل بھی گھر سے پک کرنی تھی اس نے سوچا کہ کیوں نہ آج باہر کیا جائے فائل کے لیے ڈرائیور کو بھیج دیا کیونکہ اگر وہ دوبارہ گھر جاتی تو آنے جانے میں بہت وقت ضائع ہو جاتا۔۔

اس وقت وہ گاڑی لے کر نکل چکی تھی آج وہ کچھ زیادہ ہی اکیلا اکیلا محسوس کر رہی تھی تو اس نے سوچا کیوں نہ آج کا لینچ حذیفہ کے ساتھ کیا جائے اس نے گاڑی حذیفہ کے آفس کی طرف موڑ دی۔۔۔

چونکہ سب اسے حذیفہ کی بیوی کی حیثیت سے جانتے تھے اسی لیے یہ سوال کرنا تو بنتا ہی نہیں تھا کہ آپ کون ہیں؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سیدھا اس کے آفس میں داخل ہوئی تو دیکھا آفس خالی پڑا ہے وہ انٹر کام سے کسی کو بلانے ہی لگی تھی کہ اچانک مینجر اجازت لے کر اندر آیا۔۔۔

اس نے سلام کیا تو ریحام نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

عابد صاحب حذیفہ کہاں ہیں؟ ریحام نے انہیں دیکھتے ساتھ سوال کیا

وہ اگر کسی اجنبی شخص سے حذیفہ کے بارے میں بات کرتی تھی تو اسے آپ کہہ کر ہی مخاطب کرتی تھی

میم سر راؤنڈ پر ہیں آپ بیٹھیں میں انہیں اطلاع کر دیتا ہوں۔۔۔عابد صاحب نے نہایت ادب سے جواب دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عابد صاحب کے آفس سے نکلنے کے بعد وہ صوفے پر جا کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے آرام دے پوزیشن میں بیٹھ گئی۔۔۔

یہ ایک جدید طرز کا نہایت خوبصورت کشادہ اور بڑا کمرہ تھا جہاں پر ایک سائیڈ پر آفس کی طرح ہیڈ چیئر میز اور کلائنٹس چیئرز موجود تھیں اور اس کے دوسرے حصے میں صوفے اور ٹیبل لگا دیے گئے۔۔۔بلاشبہ یہ نہایت نفیس اور خوبصورت کمرہ تھا۔۔

اسے انتظار کرتے ہوئے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ حذیفہ کمرے میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا وہ کافی خوش لگ رہا تھا۔۔

کیا بات ہے آج تو تم نے مجھے سرپرائز دے دیا۔۔وہ خوشگوار حیرت سے کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔

السلام علیکم۔۔ریحام نے سلام کیا اور صوفے سے کھڑی ہو گئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وعلیکم السلام۔۔۔اس نے سلام کا جواب دیا اور بڑی نرمی، محبت اور اپنائیت سے اسے گلے لگا لیا۔۔

وہ اس کے اس اچانک عمل پر حد درجہ حیران ہوئی۔۔مگر ظاہر نہیں کیا اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کیسا رد عمل دے کیونکہ اس کے ماں باپ نے کبھی اسے عید پر بھی گلے نہیں لگایا تھا اور یہ سوچ آتے ہی اس کے حلق میں آنسوں کا گولا اٹکا جسے اس نے حلق میں اتارا اور ریحام نے ابھی تک اس کی گرد حصار نہیں باندھا تھا بس اس کے بازو پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

اس نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا اور اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیسے آنا ہوا میرے غریب خانے پر۔۔۔وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

ایسے ہی یہاں سے گزر رہی تھی سوچا مل لوں۔۔اس نے جھوٹ کا سہارا لیا اب اسے کیا کہتی تمہارے ساتھ لنچ کرنے آئی ہوں۔

کیا بات ہے بڑے بڑے لوگ ہم سے ملنے آئے ہیں۔۔۔اب وہ اسے تنگ کر رہا تھا

آج کل وہ کچھ زیادہ ہی شوخ ہو رہا تھا در اصل وہ اپنی اصل شخصیت میں واپس آ رہا تھا۔۔

ریحام نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو پھر کہیں لنچ کرنے چلتے ہیں۔۔۔اس نے اس کا جواب نہ پا کر خود ہی بات شروع کی

ہمم۔۔۔اس نے سر ہلا دیا

وہ حیران تو بہت تھا کیونکہ آج کل بہت نارمل بیہیو کر رہی تھی۔

وہ دونوں لنچ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے

حذیفہ نے اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی تو ریحام نے اسے یہ کہہ کر روک دیا کہ میں اپنی گاڑی میں آئی ہوں تم میری گاڑی ڈرائیو کر لو پھر میں تمہیں یہاں ڈراپ کر کے خود آفس چلی جاؤں گی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے اور حذیفہ کوئی نہ کوئی بات بھی چھیڑ لیتا۔۔۔

تو پھر جس کیس پر تم کام کر رہی تھی اس کا کیا بنا۔۔۔حذیفہ نے دوبارہ سے بات شروع کی

کیا ہونا ہے ابھی تک وہیں لٹک رہا ہے۔۔۔اس نے اکتائے اور مایوس لہجے میں کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے سنا تھا میر شل ریپ پر کیس ہے۔۔۔ حذیفہ نے سرسری سے لہجے میں پوچھا

ہاں اسی پر ہے۔۔۔ عرفان درانی کا تو پتہ ہوگا تمہیں۔۔ ریحام نے اسے تفصیلا آگاہ کیا

ہاں اچھا وہی عرفان درانی جس کی کمپنی آج کل نقصان میں جا رہی ہے۔۔ حذیفہ نے جواب دیا

ہاں وہی ہے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔

ہمم۔۔ اچھا چلو تمہیں اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے کہنا۔۔۔ حذیفہ نے اس سے کہا

ہمم۔۔۔ اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

ویسے شادی کس کی ہے جس پر مجھے انوائٹ کیا گیا ہے۔۔۔ ریحام نے خود ہی سوال کیا

میرے ماموں کے بیٹے کا فنکشن ہے۔۔۔ اس نے چاول کا چمچہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ اس نے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو چلیں مجھے دیر ہو رہی ہے اس نے ہونٹوں کو نیپکن سے تھپتھپاتے ہوے کہا۔۔۔

حذیفہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں اب گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے اور اسی کے ساتھ دو آنکھوں نے دور تک ان کا پیچھا کیا۔۔۔

رات کے ڈھائی بجے کا وقت تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا ہر طرف سناٹے چھائے ہوئے تھے یہ ایک ہاسٹل کے کمرے کے اندر کا منظر تھا جہاں دو وجود بے خبر سو رہے تھے کہ اچانک ایک وجود پر بے چینی اور کپکپاہٹ طاری ہونا شروع ہو گئی وہ اپنا سر ادھر ادھر پٹکنے لگا اور ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

یہ بے چینی یہ کپکپاہٹ اسے سونے نہیں دیتی تھی اسے چین نہیں آنے دیتی تھی اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ کب وہ سکون سے سویا ہوا مایوسی اور نمی اس کی آنکھوں میں گھلنے لگی اس نے سرد سانس ہوا میں خارج کیا اور باتھ روم کی جانب بڑھ گیا باتھ روم سے وضو کر کر نکلنے کے بعد اس نے جائے نماز بچھائی اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر گیا اس نے تہجد ادا کی اور پھر اس کے بعد اپنے رب کے حضور آنسو بہانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یااللہ اے میرے پاک پروردگار میری اس بے چینی کو ختم کردے یااللہ میں جس قدر پریشان ہوں تو بہتر جانتا ہے تو میرے دل کے حال سے واقف ہے یااللہ میری مشکل آسان کردے مجھے بخش دے اگر میں نے کوئی گناہ کیا ہے اس کی معافی دے دے اس بے چینی اور بے سکونی کو میری زندگی سے نکال دے میں جب جب ٹوٹ کے بکھرا ہوں بس تیرے ہی پاس آیا ہوں یااللہ ابھی بھی مجھے بکھرنے سے بچالے یااللہ مجھے بچالے"۔۔۔۔۔۔وہ اللہ کے حضور رو کر گڑگڑا کر مدد مانگ رہا تھا۔۔۔جب اچانک سے دوسرے وجود میں جنبش ہوئی وہ اس کی سسکیوں کی آواز سے اٹھ چکا تھا۔۔

اسامہ تم کسی (psychiatrist)ماہر نفسیات کو چیک کیوں نہیں کرواتے۔۔۔اس طرح تو تم مینٹلی بیمار ہو جاؤ گے۔۔۔اس نے اسے سمجھانا چاہا

موسیٰ میرا علاج کسی سائیکیٹرسٹ کے پاس نہیں ہے میرا علاج میرے رب کے پاس ہے میں جب جب اس کے پاس آتا ہوں اپنے اندر کی تھکن مٹا دیتا ہوں مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن میری اس بے چینی اور بے سکونی کو راحت میں بدل دے گا اور تب میرے پاس اتنا سکون ہو گا کہ مجھے خود پر خود ہی رشک آئے گا۔۔۔اسامہ نے اسے ہمیشہ والا جواب دیا

www.novelsclubb.com

اچھا چھوڑو ان باتوں کو تم بھی اٹھو تہجد پڑھ لو میں ذرا اب تھوڑی سی انٹرویو کی تیاری کر لوں دعا کرنا یہ جاب مجھے مل جائے۔۔اسامہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ہاں ضرور انشاءاللہ مل جائے گی پریشان مت ہو اللہ تمہیں ہر منزل میں کامیاب کرے۔۔۔موسیٰ نے سچے دل سے دعا دی

ایک یہی تو تھا اس کا مخلص دوست جس نے اس کا ہر قدم پر ساتھ دیا تھا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

آج جمعہ کا دن تھا یہ ایک خوبصورت اور نفیس علاقے کا بنگلہ تھا جہاں اس وقت خاموشی کا راج تھا گھر کی قیمت اور اس کی آسائشیں کسی بھی لگزریس گھر سے کم نہ تھا۔۔۔کہ اچانک ایک کمرے سے زینیا تیزی سے نکلتی ہوئی نظر آئی

وہ تیزی سیڑیاں اترتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی کے کہ اچانک کچن سے اس کی دھاڑ سنائی دی کہ ملازمین بوکھلا گئے۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گلشن"۔۔۔۔۔

گلشن بوکھلا کر جلدی سے کچن میں داخل ہوئی۔۔

جی بی بی جی آپ نے بلایا۔۔۔

ناشتہ کہاں ہے میرا۔۔۔اس نے درشت آواز میں پوچھا

ملازمہ زینیا کے اس قدر غصے پر خوفزدہ ہوگئی

وہ بی بی جی بس تیار کرنے ہی لگی تھی۔۔۔اس نے سہمتے ہوئے جلدی جلدی جواب دیا

کیا تمہیں میں نے رات کو نہیں بتایا تھا کہ مجھے صبح یونی جلدی جانا ہے روز کے تمہارے ڈرامے ہی ختم نہیں ہوتے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔اس نے اکتائے ہوئے انداز میں اس سے کہا

اور یہ واقعی سچ تھا وہ جان بوجھ کر دیر کرتی تھی تاکہ زینیا بنا ناشتہ کیے ہی چلی جائے اور اسے ناشتہ بنانا نہ پڑے۔۔۔

وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی اور وہاں سے اپنا بیک موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتی کرتی نیچے آئی کہ اچانک سامنے سے اس کا ناپسندیدہ وجود گھر میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا اس کا موڈ یکدم ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو زینیا بیٹا صبح صبح یونیورسٹی جا رہی ہو؟اس شخص نے گھٹیا پن سے عجیب سی نظروں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

آپ کو اپنے گھر میں چین نہیں ہے جب چاہا منہ اٹھا کر یہاں آجاتے ہیں یاد رکھیں یہاں آپ کا دوست نہیں رہتا آپ آئندہ یہاں آئے تو میں ڈیڈی کو آپ کے سارے ارادے بتا دوں گی۔۔زینیا نے اسے خبر دار کرنا چاہا

اس کی بات پر وہ متاثر کن انداز سے اسے دیکھنے لگا

تو تم عرفان دورانی کو دھمکیاں لگا رہی ہو؟

آہ۔۔۔یہ دھمکی بالکل بھی مت سمجھیے گا میں ایسا کر گزروں گی۔۔۔اور نکلیں میرے گھر سے فوراً سے پہلے

"گارڈز"۔۔اس نے بلند اواز میں گارڈز کو پکارا

گارڈز اس کی ایک پکار پر دوڑے آئے

جی میم۔۔۔وہ مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کے کھڑے ہو گئے

www.novelsclubb.com

نکالو اس شخص کو میرے گھر سے اور آئندہ مجھے یہ شخص یہاں نظر نہیں آنا چاہیے اور اگر نظر آیا تو تم سب کی چھٹی۔۔۔اس نے قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

گارڈز نے اسے پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس نے جھٹک دیا۔۔۔

دیکھ لوں گا میں تمہیں بہت اڑتی پھر رہی ہو نا۔۔۔

بالکل میں یہیں پر ہوں شوق سے دیکھیں۔۔اس نے استہزائیہ انداز میں کہا

وہ اسے گھورتے ہوئے تنبیہ کرتی نظروں سے دیکھتے ہوئے نکل گیا

اس نے سر جھٹکا اور گاڑی نکالنے لگی۔

ریحام اس وقت آفس میں بیٹھی کام میں مگن تھی کہ اچانک دروازہ کھلا ریحام نے اپنے اندر کے اشتعال کو دبایا اور ایک ناگوار نظر اندر آنے والی شخصیت پر ڈالی

کیسی ہو وکیل صاحبہ۔۔۔فریال نے اس کی گھوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

خیر سے مسلمان ہو؟اس نے اس پر لطیف سا طنز کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں الحمد للہ۔۔کیوں کیا ہوا؟اس نے حیرانگی سے سوال کیا

تو سلام تمہارے رشتے دار آکر کریں گے ؟اس نے طنزیا سوال کیا

انہوں نے کبھی ہمیں سلام نہیں کیا تمہیں کیا کریں گے۔۔۔اس نے بغیر شرمندہ ہوئے ڈھٹائی سے جواب دیا

وہ اس کی ڈھٹائی پر غصہ ضبط کرتی رہ گئی۔

ایک نمبر کی کمینی ہے ذرا جو تجھے شرم ولحاظ چھو کر گزرا ہو۔۔۔اس نے اسے لتاڑا

تو تو کر لیتی تو نے منہ میں گھی جمایا ہوا ہے ؟۔۔۔اس نے اس کو سناتے ہوئے کہا۔

ویسے تو اس کابل ہے کہ تجھے سلام کیا جائے؟اب وہ اسے چھیڑ رہی تھی

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا السلام علیکم کیسی ہیں میڈم آپ؟ کیا حال چال ہے آپ کا؟اس نے اس کا ضبط سے سرخ سے پڑتا چہرہ دیکھ کر شرافت سے سلام کیا یہ نہ ہو وہ اسے اپنے آفس سے بھی باہر نکال دے۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔فضول حرکتیں کیے بغیر بھی سلام کیا جاسکتا تھا۔۔اس نے اسے لتاڑا۔

کیا مطلب اب میں تمہارے آفس بھی نہ آؤں کیا بات ہے دوست دوست نہ رہا۔۔۔اس نے آہیں بھرتے ہوئے جھوٹی خفگی دکھائی۔

پلیز فریال مجھے تنگ نہ کرو میں پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہوں۔۔۔ریحام نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ تم مجھ سے کبھی بھی کوئی بات شیئر نہیں کرتی حالانکہ میں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہوں۔۔۔اس نے پریشانی سے پوچھتے ہوئے آخر میں شکوہ کیا۔

دکھو فریال بیسٹ فرینڈ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ساری باتیں شیئر کریں بیسٹ فرینڈ کا مطلب ہوتا ہے بہترین دوست اور تم میری بہترین دوست ہو میں تم سے ہر بات شیئر نہیں کر سکتی کیونکہ میرے اندر یہ عادت نہیں ہے میں بہت زیادہ ہچکچاتی ہوں میں صرف اپنی باتیں اللہ سے شیئر کرتی ہوں دیکھو اس دنیا میں بہت سارے لوگ ہیں ہر انسان کی فطرت مختلف ہوتی ہے کسی کو اپنے دکھ سنانے کے لیے کوئی نہ کوئی مخلص دوست چاہیے ہوتا ہے اور کچھ دوست ہوتے ہوئے بھی نہیں بتاتے کیونکہ وہ اس میں کمفرٹیبل فیل نہیں کرتے اور میں اسی کیٹگری میں آتی ہوں

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی دوست ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی ہر بات ہر کسی سے شیئر کریں اکثر ہم کچھ بتانے میں کمفرٹیبل فیل نہیں کرتے ہچکچاتے ہیں تو ہمارے دوستوں کو چاہیے کہ اس کو انڈرسٹینڈ کرے نہ کہ ایک دوسرے کے پیچھے پڑ جائیں کہ مجھے یہ بات بتاؤ اس طرح انسان

دوبارہ اس شخص سے بات کرتے ہوئے بہت محتاط رہتا ہے۔اسے ڈر ہوتا ہے کہ اگر اس نے یہ بات کسی سے شیئر کی تو وہ کہیں کسی سے شیئر نہ کر دے اور یہ ڈر بالکل ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ جب بات ایک دفعہ منہ سے نکل جاتی ہے تو اس کو پر لگ جاتے ہیں وہ اڑنے لگتی ہے۔۔

اچھا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی لیکن مجھے بتاؤ میں تمہارے لیے کیا کر سکتی ہوں۔۔۔اس نے اس کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

تم بس میرے لیے دعا کر دینا میرے لیے یہی کافی ہے۔۔اس نے نرمی سے اس سے کہا۔

ہاں ضرور کیوں نہیں۔۔اس نے نرمی سے مسکرا کر کہا

چلو کوئی نہیں باہر چلتے ہیں تمہارا موڈ بھی فریش ہو جائے گا ویسے بھی لنچ کا وقت ہونے ہی والا ہے۔۔۔اس نے دو منٹ میں ہی پلان بنا لیا۔

ہاں چلو چلیں میں بھی تھک گئی ہوں کام کر کر کہ۔۔۔ریحام نے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت زینیا گاڑی کو پارکنگ میں چھوڑتی تیز تیز قدم اٹھاتی یونیورسٹی کی طرف بڑھ رہی تھی آج اس کی پریزنٹیشن تھی جس میں وہ ہر حال میں اچھا پرفارم کرنا چاہتی تھی۔

زینیا اس وقت نیلی جینز پر گھٹنوں سے اوپر آتا سفید رنگ کا کرتا سے زیب تن کیے ہوئے تھے جس پر لال رنگ کی کڑھائی موجود تھی۔بالوں کو پونی ٹیل میں باندھے پیروں میں جوگرز پہنے وہ اعتماد سے چل رہی تھی۔

یونیورسٹی میں الگ ہی ماحول تھا مختلف قسم اور عمروں کے لوگ یہاں وہاں موجود تھے جن میں کچھ اساتزہ اور مختلف قسم کے سٹوڈنٹس موجود تھے ہر طرف ہلچل تھی

کچھ لوگ گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے کچھ بینچز پر اور کچھ کھڑے ہوئے تھے ہر کوئی اپنے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی تھی اسی بھیڑ میں زینیا بھی شامل تھی۔

زینیا اپنے دھیان میں تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی ایک دم سے کسی سے زوردار تصادم ہوا۔۔

آہ۔۔۔اندھی ہو نظر نہیں آتا۔۔آنکھیں کرائے پر دے کر آئی ہو چلنے تک کی تمیز نہیں ہے تمہیں؟ ثنا نے ہتک آمیز لہجے میں کہا۔

زایان جو اس کے ساتھ ہی موجود تھا اس کے ایسے لہجے پر لب بھینچ گیا۔

مجھے چلنے کی تمیز نہیں ہے تو تم دیکھ لو تمہاری آنکھیں کہاں فٹ ہیں۔۔۔اس نے کون سا ادھار رکھنا سیکھا تھا۔

تم۔۔۔تم جیسی لڑکی کو میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔اس نے استہزائیہ انداز میں کہا

اور مجھ جیسی سے کیا مراد ہے بتانا پسند کرو گی؟اس نے چیلنجنگ انداز میں پوچھا۔

زایان بیزاری سے ان دونوں کو لڑتے دیکھ رہا تھا کیونکہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔

بالکل تم جیسی گھٹیا لڑکی جو مردوں سے ٹکرانے کے بہانے ڈھونڈتی ہیں وہ تو میں بیچ میں آ گئی ورنہ تم جیسی لڑکیوں کے ارادے میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔اس نے طنزیا اندر میں کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کی اس فضول بات کر زایان نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔

اس کے اس کاری وار پر زینیا بلبلا اٹھی۔۔اس نے بامشکل اپنے اندر اٹھتے ابال کو دبایا۔

سیریسلی؟تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھ پر میرے کردار پر انگلی اٹھانے کی جانتی بھی ہو میں کون ہوں میں زینیا شہریار ہوں میں اپنے کردار اور عزت کی حفاظت کرنا جانتی ہوں یہاں پر کھڑا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ایک شخص میرے کردار کی گواہی دے سکتا ہے تم اپنا سناؤ؟تمہارے کردار کی گواہی کون دے سکتا ہے؟اس نے استہزائیہ انداز اور تنبیہ کرتے ہیں نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی اس نے ہمیشہ اپنے کردار کی حفاظت کی تھی اور اس بات کی گواہی واقعی پوری یونیورسٹی دے سکتی تھی کیونکہ وہ یونیورسٹی میں اپنا غصے کی وجہ سے کافی مشہور تھی اور یہ غصہ تب ہی نکلتا تھا جب کوئی لڑکا اس کے پاس جا کر فری ہونے کی کوشش کرتا۔ایسا نہیں تھا کہ وہ لڑکوں سے بالکل ہی بات نہیں کرتی تھی مگر صرف کام کی حد تک جو لڑکے اس سے فری ہونے کی کوشش کرتے پھر وہ انہیں ان کی نانی یاد دلوادیتی تھی۔

اس کہ اس قدر پریقین لہجے پر شنا ایک دم سے خاموش ہو گئی۔

زایان اور باقی لوگ تماشائی بنے انہیں دیکھ رہے تھے۔

آئندہ میرے کردار تک مت جانا بلکہ اپنی شکل ہی مت دکھانا۔۔اس نے تنبیہ کرتے انداز میں کہا اور سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔۔

اس کا موڈ سخت غارت ہو گیا اب پریزنٹیشن کیا خاک دینی تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کیا حرکت تھی؟زایان نے اسے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

کون سی حرکت ؟اس نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

یہی جو تم نے ابھی کی ہے کیا ضرورت تھی اس تماشے کی؟اس نے اسے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

کونسا تماشا تم نے اس کی حرکت نہیں دیکھی تم نہیں جانتے ایسی لڑکیوں کو میں جانتی ہوں یہ ان کے لڑکوں کو پھنسانے کے طریقے ہیں۔۔اس نے اس کا دل زینیا کی طرف سے برا کرنا چاہا اور اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا چاہا۔

ثنا میں چھوٹا بچہ نہیں ہوں دیکھ سکتا ہوں اور عقل سمجھ بھی رکھتا ہوں اس نے جان بوجھ کے کچھ نہیں کیا تم بلاوجہ اپنے دل میں اس کے لیے بغض پال رہی ہو۔

تمہیں کس نے کہا کسی کے لیے ایسے لفظ استعمال کرو؟ بلاوجہ کسی کے کردار پر انگلی اٹھاؤ گی تو وہ خاموش تو نہیں رہے گا نا؟اس نے اسے سمجھانا چاہا

اب تو اس لڑکی کے لیے مجھ سے لڑ رہے ہو؟اس کے پاس آخری ہتھیار بچا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی اس فضول گوئی پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

آج ہفتے کا دن تھا اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے۔ نکھری ہوئی خوشگوار اور روشن صبح کا آغاز ہوا۔ اس وقت خان ولا میں ناشتے کی تیاری ہو رہی تھی چونکہ آج ہفتہ تھا اس لیے زایان کی یونیورسٹی سے اور امل کے کالج سے چھٹی تھی۔

اور چونکہ چھٹی کی بدولت وہ دیر تک سو رہے تھے اس لیے گھر ہر ہنگامے سے پاک تھا۔ ورنہ یہ گھر نہیں چڑیا گھر لگ رہا ہوتا۔

یہ ایک خوبصورت اور جدید طرز کا بنا ہوا بنگلہ تھا جس میں قریباً ہر آسائش موجود تھی۔

اس وقت دانیال ہاشم خان اور ان کی زوجہ رافعہ دانیال خان لاؤنج میں بیٹھے چائے نوش فرما رہے تھے ساتھ ہی ساتھ ہلکی پھلکی گپ شپ بھی جاری تھی کہ اچانک امل کمرے سے نکلتی ہوئی نظر آئی وہ اس وقت گلابی گھٹنوں سے اوپر کھلی سی شرٹ اور ٹراؤزر میں موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم۔۔اس نے آتے ساتھ ہی سلام کیا اور باپ کے گلے لگ گئی۔یہ روز کا معمول تھا وہ حد درجہ لاڈلی تھی دو بھائیوں کی اکلوتی بہن اور ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے سب ہی اس کے ناز نخرے اٹھاتے تھے۔کبھی کبھی رافعہ بیگم کو اس کی بڑی ٹینشن ہوتی کہ کہیں اس لاڈ پیر کی وجہ سے وہ بگڑ نہ جائے مگر وہ اپنے باپ اور بھائیوں سے اس قدر اٹیچ تھی کہ کہیں بھی جاتی انہی کے ساتھ جاتی ہے ہے اور ان سے ہر چیز کے بارے میں ایسے ڈیٹیل میں باتیں کرتی جیسے وہ اس کی سہیلی ہوں۔یہ سب دیکھ کر وہ خود ہی مطمئن ہو جاتیں۔

کیا بات ہے آج میرا بیٹا بڑا خاموش ہے۔۔امل اس وقت ان کے کندھے سے لگی خاموش بیٹھی تھی تو دانیال خان نے اس کی خاموشی کی وجہ دریافت کرنی چاہی۔

ایسے ہی بابا بس نیند آرہی ہے۔۔۔اس نے ان کی پریشانی دیکھ کر مسکراتے ہوئے جواب دیا ہے۔

ارے میری چڑیل تو آج مجھ سے پہلے اٹھ گئی۔۔۔اتنے میں زایان بھی آگیا اور آتے ساتھ امل کو تنگ نہ کرے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا اس کا دن ہی شروع نہیں ہوتا اسے تنگ کیے بغیر۔۔

میں نے سوچا آج میں اپنے جن سے پہلے اٹھ جاتی ہوں۔۔۔وہ کون سا کم تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی حاضر جوابی پر زایان کا منہ کھل گیا۔۔اس کے کھلے منہ کو دیکھ کر دانیال خان نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔۔۔

اچھا جاؤ امل جاکر بھائی کو جگاؤ اور اس کے ساتھ والے کمرے میں ریحام بھی ہے اسے بھی اٹھا دینا۔۔رافعہ بیگم نے ان کی لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی انہیں کام پہ لگا دیا۔

ہیں بھائی آگئے؟ دونوں نے ماں کو دیکھتے ہوئے حیرت سے ایک ساتھ سوال کیا۔

ہاں وہ دونوں رات کافی لیٹ پہنچے تھے اب جاؤ انہیں جا کر جگاؤ پھر اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں۔۔انہوں نے انہیں سنجیدگی سے بتایا اور خود اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

اور وہ دونوں خوشی خوشی ریحام اور حذیفہ کو جگانے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہی ہے چھٹکو؟ غازان نے آتے ساتھ ماہا کے سر پہ چپت لگائی جو کہ لاؤنج کے صوفے پر آرام دہ پوزیشن میں بیٹھی کام کر رہی تھی۔

کچھ نہیں بس یونیورسٹی کا تھوڑا سا کام۔۔۔ماہا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم نے کل بھی یونیورسٹی جانا ہے؟اب وہ غاذان سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں۔۔۔اس نے سر ہلا دیا۔

یار مجھے تو تمہاری سمجھ نہیں آتی جب بننا تم نے پائلٹ ہے تو پھر یہ یونیورسٹی جانے کا کیا مقصد ہے۔۔۔غازان نے اس کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

یار تمہیں بتا تو ہے آپی نے کہا جب تک میں تھوڑا بہت پڑھ نا لوں تب تک میں ٹریننگ کے لیے نہیں جا سکتی اور تمہیں پتہ تو ہے مجھے کتنا کریز ہے پائلٹ بننے کا تو میں اس کے لیے کوئی بھی قربانی دینے کو تیار ہوں۔۔۔۔اس نے بیچارگی سے کہا

چلو کوئی نہیں انشاءاللہ بس یہ آخری سمسٹر ہی ہے پھر تو میری یہ بہن پائلٹ بن جائے گی انشاءاللہ۔۔۔اس نے بڑی محبت سے اسے مان دیتے ہوئے کہا

انشاءاللہ۔۔۔ماہا نے گہری سانس بھرتے کہا

دیکھو ماہا میں تمہیں بھی ریحام کی طرح مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں کہ اگر میں کبھی تم لوگوں کے ساتھ موجود نہ بھی ہو تو میری بہنیں مجھ پر کبھی محتاج نہ رہے اپنے کام خود کر سکیں اپنے لیے خود

www.novelsclubb.com

لڑ سکیں اپنے لیے خود آواز اٹھا سکیں سمجھ رہی ہو نا میری بات۔۔۔اس نے بڑی سنجیدگی اور نرمی سے اسے سمجھایا

وہ تینوں بہن بھائی آپس میں کافی کلوز تھے۔ریحام اور غاذان کی کوشش ہوتی کہ وہ ماہا کو مضبوط بنا سکیں کیونکہ ان تینوں میں ذرا ڈری سہمی سی رہتی تھی۔غاذان کی کوشش ہوتی کہ وہ اپنی بہنوں کو وہ مان اور عزت دے سکے جو شاید ان کا باپ نہ دے سکا۔۔

ان تینوں میں سب سے بڑی ریحام تھی جو کہ ستائیس سال کی تھی پھر غازان جو کہ تئیس سال کا تھا اور سب سے چھوٹی ماہا جو کہ بیس سال کی تھی۔

ہمم۔۔۔اس نے فقط سر ہلا دیا

چلو اب تم اپنا کام کرو۔۔اس نے گہری سانس بھرتے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

ریحام کہاں ہے؟ناشتے کی ٹیبل پر ریحام کو نا پا کر

شہریار مرزا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسلام آباد۔۔سب نے ایک دوسرے کے چہروں کو دیکھا اور پھر غاذان نے سنجیدگی سے یک لفظی جواب دیا۔

کیوں اور کس سے پوچھ کر یہ روز روز اسلام آباد جانے کا کیا مقصد ہے؟۔۔ان کے ماتھے پر بلوں کا جال پڑا۔

اس کے سسرال میں کوئی شادی ہے اور اس سے بھی انوائٹ کیا ہے۔۔۔جواب رقیہ بیگم کی طرف سے آیا تھا جو سنجیدگی سے ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھیں۔

جو بھی ہے یہ روز روز کا جانا مجھے پسند نہیں لوگ کیا کہیں گے کہ ہر وقت سسرال میں ہی بیٹھی رہتی ہے۔۔۔انہوں نے سخت لہجے میں کہا

آپ لوگوں کو چھوڑیں اپنا سنائیں۔۔۔غاذان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

تم مجھے مت سکھاؤ لڑکیوں کو اتنی چھوٹ دینا اچھی بات نہیں اگر روز روز ادھر ہی جانا ہے تو اس کی ایک ہی دفعہ رخصتی کر دیتے ہیں پھر جہاں مرضی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔انہوں نے سخت لہجے میں جواب دیا

اس کا فیصلہ تو ریحام ہی کرے گی۔۔۔۔غاذان نے ان کو آگاہ کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ اس کے کرنے کی باتیں نہیں۔۔ وہ لوگ واپس آجائیں تو میں خود حذیفہ سے بات کروں گا۔۔۔انہوں نے جیسے سارے دلائل کورد کیا۔

غاذان نے اب کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اطمینان سے ناشتہ کرتا رہا ہے کیونکہ جانتا تھا ہوگا تو وہی جو ریحام چاہے گی۔۔

وہ لوگ رات کے بارہ بجے کے قریب ایونٹ سے گھر لوٹے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ دو چار رشتہ دار بھی آگئے۔ ریحام کو تو ان کے آنے کا کوئی مقصد ہی سمجھ نہیں آیا بھلا جن کے گھر شادی ہوتی ہے ان کے گھر رکا جاتا ہے یہ لوگ منہ اٹھا کے یہاں آگئے لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی لہذا خاموش رہی لیکن ان کے آنے سے اسے سخت کوفت ہو رہی ریحام دس سے پندرہ منٹ بیٹھنے کے بعد اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی لیکن پھر اسے یاد آیا اس کے کمرے کی چابی تو حذیفہ کے پاس تھی۔ دراصل رافعہ بیگم نے اس نے کہا تھا کہ سب لوگ ہی ایونٹ پر جا رہے ہیں تو گھر میں صرف ملازم ہی ہوں گے تو بہتر ہے وہ اپنا کمرہ لاک کر لے بلکہ سب ہی اپنے کمرے لاک کر کے گئے تھے اور اس کے کمرے کی چابی حذیفہ کو پکڑائی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ بے حد لاپرواہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے کہیں نہ کہیں رکھ کے بھول جائے گی اور اب اس سے غصہ آرہا تھا کیونکہ حذیفہ اسے ڈراپ کر کہ کچھ اور مہمانوں کو ریسیو کرنے گیا تھا۔اس سے پہلے کہ اس کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچتا باہر حذیفہ کی گاڑی کا ہارن بجا۔اس نے بے اختیار گہری سانس بھری اب وہ اتنے بھاری کپڑوں میں نیچے تو جا نہیں سکتی تھی تو اس نے اِدھر اُدھر کسی کو تلاش کرنا چاہا۔وہ اس وقت ہلکے نیلے رنگ کے کامدار شرارے میں ملبوس تھی جس کے ساتھ پاؤں میں گولڈن ہیل کانوں میں جھمکے اور بھولے بھالوں کو کرلز کر کے پشت پر کھلا چھوڑ دیا تھا۔کسی کو بھی اپنے قریب نہ پا کر وہ بے اختیار جھنجھلائی۔اس نے سیڑھیوں کی ریلنگ پر ہاتھ جما کر ہال میں نظر دوڑائی اسے حذیفہ اجلت میں باہر نکلتا ہوا نظر آیا اس نے بے اختیار گہری سانس بھری اور اسے پکارا۔

"حذیفہ!" اپنے نام کی پکار اور اس پر تضادیہ آواز وہ تھم سا گیا اور مڑ کر اوپر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جہاں وہ حسینہ چہرے پر دنیا جہاں کی بیزاری لیے کھڑی تھی۔

اس نے بھنویں اچکا کر سوالیہ نظروں سے ریحام کو دیکھا۔

چابی دے دو کمرے کی فریش ہونا ہے مجھے۔۔۔اس نے حذیفہ کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حذیفہ نے اجلت میں چابی جیب سے نکالی اور اوپر کی طرف اچھال دی جسے ریحام نے کمال مہارت سے پکڑ لیا۔اور حذیفہ نے اجلت میں قدم باہر کی طرف بڑھا دیے۔

ریحام نے تالا کھولنے کی کوشش کی مگر اس نے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اس نے چابی کو غور سے دیکھا تو پتہ چلا حذیفہ اپنے کمرے کی چابی دے گیا ہے اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔ مگر پھر کندھے اچکا کر اس کا کمرہ کھول کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

کمرہ کھولتے ساتھ ہی اسے شدید حیرت ہوئی اس قدر صاف ستھرا کمرہ جسے نفاست اور سلیقے سے سجایا گیا تھا کمرے میں انٹر ہوتے ساتھ دائیں طرف بیڈ تھا اور بیڈ کے بائیں طرف ایک صوفہ اور ٹیبل موجود تھا آگے بڑھو تو باتھ روم اور اس کے ساتھ ہی ڈریسنگ روم کا دروازہ تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک بڑی سی بالکنی تھی جس پر سفید جالی دار پردے لگائے گئے تھے اور بالکنی میں کئی خوبصورت پودے لگائے گئے تھے ایسے لگتا تھا جیسے وہ پودوں کا بہت شوقین ہے۔

اسے کمال حیرت ہوئی مگر پھر یاد آیا کہ اس کا بھائی بھی ایسے ہی صاف ستھرا کمرہ رکھتا تھا ایک اس کی اندر یہ گندی عادت تھی کہ وہ اپنا کمرہ پھیلا کر رکھتی تھی۔اسے لگتا تھا کہ ہم کمرہ ہر وقت صاف رکھیں گے تو ایسے لگے گا جیسے یہاں کوئی رہتا ہی نہیں ہے پتہ چلنا چاہیے کہ یہاں کوئی موجود ہے یہ اس کی کوئی اپنی ہی منطق تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خیر اگر اس وقت وہ اپنے کمرے میں جاتی تو وہ الریڈی پھیلا ہوا تھا اچھا ہوا اسے صاف ستھرا کمرہ مل گیا مزید گند پھیلانے کے لیے۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد حذیفہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ کمرے کی حالت دیکھ کر اسے شعبہ ہوا جیسے وہ غلط کمرے میں آگیا ہے۔۔ مگر پھر کچھ دیر حواس بحال کرنے کے بعد سمجھ آئی کہ وہ غلط کمرے میں نہیں آیا بلکہ کوئی اس کے کمرے میں موجود ہے اور وہ "کوئی" کون تھا وہ اچھے سے پہچانتا تھا۔ بے اختیار اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آگی۔ حیرت کی بات نہیں تھی؟ وہ اپنے کمرے کی ایسی حالت دیکھ کر مسکرا رہا تھا کہ ریحام کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک وہاں آچکا ہوتا۔

اس کا دوپٹہ کلچ اور موبائل اس وقت اس کے بیڈ پر موجود تھا ٹیبل پر اس کی جیولری، صوفے کے قریب، ہیلز آڑی تھرچھی پڑی ہوئی تھی۔

کچھ ہی منٹ میں ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس کے کمرے میں صدیوں سے رہتی آئی ہو۔

ابھی وہ کمرے کا معائنہ کرنے میں ہی مصروف تھا کہ ریحام ڈریسنگ روم سے نکلتی ہوئی نظر آئی۔

اس نے حذیفہ کو آتے دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھا۔

شکر تم آ گئے ورنہ مجھے لگا ہے میں ساری رات انہی کپڑوں میں گزارا کروں گی۔۔۔وہ اس پر لطیف سا طنز کر رہی تھی۔

تمہاری وجہ سے میں نے انہی کپڑوں میں اتنی مشکل سے نماز پڑھی ہے۔۔۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

وہ اس وقت اسی شرارے میں ملبوس حذیفہ کی چادر اپنے چہرے کے گرد لپیٹے ہوئے تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی ابھی نماز پڑھ کر آئی ہے۔

تمہاری چادر میں نے لی تھی نماز پڑھنے کے لیے۔۔۔ریحام نے اسے خود کی طرف دیکھتا پا کر وضاحت دی۔

کیا میں نے پوچھا؟حذیفہ نے سنجیدگی سے سوال کیا اسے اس کا یہ بتانے والا تکلف پسند نہیں آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔۔۔لیکن میرا تو بتانا فرض بنتا ہے نہ۔۔جواباً اُس نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"میری کوئی بھی چیز حتیٰ کہ میں بھی مجھ سے پہلے تمہارا ہوں"۔

اس کے جواب پر ریحام لاجواب ہو گئی۔

ریحام نے کوئی بھی جواب دینے کے بجائے اپنی ہیلز اور دوپٹہ اٹھایا اور کمرے سے نکل گئی۔

حذیفہ اس کی باقی چیزوں کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ کیا وہ واپس آ کر لے کے جائے گی کہ پیچھے سے آواز آئی باقی سامان میرے کمرے میں پہنچا دو اور وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

---

www.novelsclubb.com

شام کے پانچ بج رہے تھے۔اس وقت گاڑی اپنی منزل پر گامزن تھی۔آج اتوار کا دن تھا لہذا حذیفہ اور ریحام کو لاہور کے لیے نکلنا تھا۔وہ دونوں آئے بائے ایئر تھے مگر اب حذیفہ کا کہنا تھا کہ ہم بائے روڈ جائیں گے جس کی وجہ سے وہ بائے روڈ سفر کر رہے تھے۔حالانکہ ریحام کا کہنا تھا کہ کیا ضرورت ہے اتنی تھکاوٹ کرنے کی جب ہمارے پاس سہولت ہے مگر وہ خاموش ہو گئی مگر اسے غصہ بہت آ رہا تھا۔اس وقت حذیفہ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا اور اس کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

والی سیٹ پر ریحام براجمان تھی۔ان کے بیچ ایک گہری خاموشی حائل تھی۔پھر آخر کار حذیفہ نے اس خاموشی کو توڑا۔

میں جانتا ہوں تمہارا بائے روڈ آنے کا دل نہیں تھا مگر مجھے تم سے کچھ باتیں کلیئر کرنی تھیں تو سوچا کیوں نہ اسی سفر میں کر لی جائیں۔حذیفہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے محتاط انداز میں کہا۔

ایسی کیا بات ہے؟ریحام نے گردن ترچھی کر کے پوچھا

میں تمہارے رویے کی وجہ جاننا چاہتا ہوں تمہارا رویہ پہلے تو ایسا نہیں تھا اب کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے سہولت سے سوال کر رہا تھا۔

کیا ہوا ہے میرا رویے کو ٹھیک سے تو بات کرتی ہوں اب کیا شہد جما لوں منہ میں؟اس نے تیکھے انداز سے جواب دیا۔

ریحام ایسی کیا وجہ ہے جس نے تمہیں مجھ سے اس قدر بدگمان کر دیا ہے تم اور میں دونوں جانتے ہیں کہ تمہارے رویے میں کیا تبدیلی ہے۔۔۔وہ ابھی بھی نرم لہجے میں ہی اس سے بات کر رہا تھا۔یہ اس کی طبیعت کا خاصہ تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے تو میں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔اس بار اس نے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی میں اس رویے کی وجہ جاننا چاہتا ہوں؟ نہ کہ اس وجہ کو ٹالنا چاہتا ہوں۔۔۔اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

اور اگر وجہ پتہ چل گئی تو کیا کرو گے؟ ریحام نے چیلنجنگ انداز میں پوچھا۔

کیا کروں گا کیا مطلب ہے یقیناً میں اس کا کوئی حل نہیں تلاش کروں گا۔۔۔اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے تو پھر نکالو اس کا حل۔۔۔

اور پھر جو اس نے بات کہی وہ حذیفہ کو حیرت کے سمندر میں غرق کر گئی۔

اس وقت گھڑی کی سوئیاں نو بجا رہی تھیں اور شہریار مرزا کے آفس میں آج نئے ورکرز کے لیے انٹرویوز تھے۔ جس کو شہریار مرزا آج خود انجام دے رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

ڈھیروں لوگ ویٹنگ ایریا میں بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے ان میں سے ایک وہ بھی تھا۔جو بہت مطمئن اور بغیر کسی گھبراہٹ کے پر اعتماد طریقے سے بیٹھا فون استعمال کر رہا تھا۔کوئی کہہ سکتا تھا کہ اس شخص کو جاب کی کتنی اشد ضرورت ہے۔وہ ابھی بیٹھا فون ہی استعمال کرر ہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے نام کی پکار سنی۔

"اسامہ جہانگیر خان" اس نے نظریں اٹھا کے دیکھا تو کوئی اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا وہ اعتماد سے اٹھا اور قدم قدم اٹھاتا آفس کے باہر آکر کھڑا ہوا پھر دھیمے ہاتھوں سے دستک دی اندر سے اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوا۔جہاں ساٹھ کے لگ بھگ کا آدمی سر براہی کرسی پر براجمان تھا۔

السلام علیکم۔۔۔اس نے اعتماد سے سلام کیا تو شہریار مرزا نے جواب دے کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

پھر وہ اس کی سی وی دیکھنے لگے۔

سی وی تو میں آپ کی دیکھ چکا ہوں کافی اچھی کارکردگی ہے آپ کی مسٹر جہانگیر مگر آپ کے پاس ایکسپیرینس (تجربہ) نہیں ہے۔سی وی پر نظر دوڑاتے اور چند ایک سوال کرنے کے بعد انہوں نے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سر ایکسپیرینس (تجربہ) کام کرنے سے ہی آئے گا۔۔۔اسامہ نے ان کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی اور پر اعتماد لہجے میں کہا۔

بالکل آپ درست کہہ رہے ہیں۔۔۔انہیں اس کا اعتماد بہت بھایا تھا ورنہ اب تک جتنے لوگوں کا وہ انٹرویو کر چکے تھے ان سب میں سے پر اعتماد وہی لگا ورنہ سب تو گھبراہٹ کا ہی شکار ہو رہے تھے اور انہیں ایسا ہی ایک ورکر چاہیے تھا جو بہت اعتماد سے ان کے کام اور ہر سچویشن کو ہینڈل کر سکے۔

ایسا کریں آپ کل سے آجائیں اپوائنٹمنٹ لیٹر آپ کو ایشو کر دیا جائے گا اب باہر سے ریسیو کر لیں مگر ابھی آپ کو صرف ٹرائل پہ رکھا جائے گا دو ہفتے بعد آپ کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے ہم آپ کو اطلاع کریں گے کہ اپ مستقل طور پر ادھر کام کر سکتے ہیں یا نہیں۔

اسامہ نے ان کے جواب سن کر دھیمی مسکراہٹ سے ان کا شکریہ ادا کیا اور پر اعتماد چال چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

وہ بے تحاشہ خوش تھا۔اب ایٹ لیسٹ اسے ہاسٹل میں تو نہیں رہنا پڑے گا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاری ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com